

منطبق ہوتا تھا۔ مثلاً ابتدا میں جن لوگوں نے ہمت و جرات سے کام لے کر آزادی کے لیے سعی و جہد شروع کی اور وہ آلام و مصائب میں مبتلا ہوئے تو ایک دو نہیں، ہزاروں افراد اپنے دلی معتقدات کی بنا پر یا حکمران قوم کو خوش کرنے کے لیے ان مجاہدین کی مذمت کرتے رہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا، جب تک آزادی کا جذبہ عام نہ ہو گیا۔ ایسے مجاہد اہل وطن کو یہی شعر سنا کر حقیقت حال واضح کر سکتے ہیں کہ قید ہم ہوئے، مصیبتیں ہم پر آئیں، آزادی کی صدا ہم نے بلند کی۔ اس سے اہل وطن کے مشغلوں پر تو کوئی اثر نہ پڑا، پھر انھیں ہمارا وجود کیوں ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے؟

شاعر کے فکر و نظر کی غیر معمولی صلاحیت کا ایک منظر یہ بھی ہے کہ وہ شعر میں ایسی صورت حال پیش کر دے، جو اگرچہ اس کے زمانے میں موجود نہ ہو، لیکن آگے چل کر ٹھیک ٹھیک اسی طرح پیش آنے والی ہو۔ اسے بھی شاعر کے کلام کی آفاقیت کا ثبوت سمجھنا چاہیے۔

۲۔ شرح : اگرچہ رقیب کے لیے عشق و محبت اور وفا و فداکاری میں مجھ ایسا ہونا آسان نہ ہو، مگر یہ رشک کم نہیں کہ اس کے دل میں بھی میرے محبوب کی آرزو ہے۔ اے خدا! کاش یہ آرزو اسے نصیب نہ ہوتی ! یعنی محبوب کے لیے کسی دوسرے کے دل میں خواہش کا پیدا ہونا بھی گوارا نہیں۔ اس سے بھی رشک کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

کلیات غالب (فارسی) میں ایک شعر ہے، جس میں اس سے ملتا جلتا مضمون یوں پیش کیا ہے۔

یاد از عدد نیارم دیں ہم ز دور بینی ست

کاندر دلم گزشتن با یار ہم نشینی ست

۳۔ لغات - جراحات : زخم - گھاؤ۔

شرح : جن زخموں نے سینے کے اندر سوئی کی آنکھوں سے خون